فہرست

پیش لفظ .... ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری ۵

مقدمہ - القاء الرحمٰن .... محمد اسماعیل گودھروی ۹

خطبہ تفسیر الہام الرحمٰن .... موسیٰ جار اللہ ۱۳

مقدمہ - تفسیر الہام الرحمٰن ۱۷

مختلف و متفرق فوائد ۲۰

تحدی قرآن کی معنیٰ ۳۲

خصائل اربعہ یعنی چار خصلتیں ۳۵

تعظیم شعائر الٰہیہ ۳۸

انسان کیا ہے؟ ۴۰

دوسرے فوائد ۴۳

جسم، نسمہ، یا روح طبعی، نفس ناطقہ اور رُوح ملکوتی ۴۴

سورۃ الفاتحہ - ام الکتاب ۴۶

مرکز عالمیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قائم ہوا ۴۸

امام غزالی اور قاضی عیاض کا محاکمہ ۵۲

ام الکتاب الفاتحہ سات آیتوں پر مشتمل ہے ۵۳

سورۃ البقرۃ ۶۶

جملۂ معترضہ ۷۲

انقلابی آدمی رجعت پسند سے ابد الاباد اتفاق نہیں کرسکتا ۸۷

متفقہ مسئلہ پر اڑے رہنا ۸۸

سورۃ بقرۃ ۹۲

حکمت امام ولی اللہ فلسفہ ہند کے موافق ۹۶

اجتماعیۃ کے چار درجے ۱۲۰

چار مراتب میں سے پہلا مرتبہ ۱۲۱

مرتبہ ثالثہ اجتماع مصر ۱۲۶

مرتبہ رابعہ ۱۲۸

تحریف معنوی کی ایک مثال ۱۴۳

تحریف معنوی کی دوسری مثال ۱۴۴

تحریف کے لوازم ۱۴۵

دین دو قسم کے علوم کو شامل ہے ۱۴۶

شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب کی حسن نیت ۱۵۳

سیاست کو احسان سے علیحدہ کرنا بھی ضلالت و گمراہی ہے ۱۵۴

سیاسی ذوق جب بگڑ جاتا ہے تو حق و باطل میں تفریق مشکل ہوجاتی ہے ۱۵۵

قرآن حکیم میں مغضوب علیہم کے معنیٰ ۱۵۶

یہود کسی نجات دلانے والے کا انتظار کررہے ہیں، اس لئے سیاست میں ناکام ہیں ۱۵۷

یہود تورات پر بھی ایمان نہیں رکھتے تھے ۱۶۰

یہود باطل پر ہیں اور اس کی عملی دلیل، اس سے پہلے ہم نظری دلیل پیش کرچکے ہیں ۱۶۲

جب کوئی قوم میدان عمل و جہاد میں شکست خوردہ ہوکر پسپا ہوتی ہے تو دوسری مرتبہ اپنے فلسفہ پر اپنی خواہش کے مطابق نظر کرتی ہے ۱۶۳

یہود جب اخذ حقائق پر قادر نہ ہوئے تو سیاسیات میں ان کی قوت عملیہ فاسد ہوگئی ۱۶۵

عنوان ثالث ۱۷۴

ہندوستان میں قانون اکبری بہترین قانون تھا ۱۷۷

مسلمان فرقوں کا دعویٰ ۱۸۰

اہلِ مصر بھی بتوسط سید جمال الدین افغانی امام ولی اللہ رحمہ اللہ کے پیرو ہیں ۱۸۰

مسئلہ قبلہ کے متعلق بحث و مناظرہ ۱۸۲

تمام مساجد کا احترام واجب ہے ۱۸۲

فصول ثانویہ کی فصل ثالث ۱۸۹

حنیفیۃ طبعی ترقی کررہی تھی اور صابئۃ جبلی اور عادتی ترقی کررہی تھی ۱۹۳

حراء میں نزول وحی کی حکمت ۱۹۳

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ امام محمد بن الحسن رحمہ اللہ امام زفر بن الہذیل رحمہ اللہ اور امام حسن بن زیادہ رحمہ اللہ کا قانون اور اس کی تمثیل ۱۹۶

رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں یہود و نصاریٰ نے عوام الناس کے ساتھ جھگڑنا شروع کردیا ۲۰۰
تہذیب اخلاق.................. ۲۰۶
انسان نے مال کیونکر پیدا کیا اور کہاں صرف کیا اور کیا اس سے استفادہ کیا؟.................. ۲۲۶
امام عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ اور ان کا خاندان ۲۳۳
باب ثالث قری عامرہ میں اجتماعیہ متوسطہ کا قیام..... ۲۳۴
حکماء یورپ نے کیوں قرآن سے اعراض کیا؟....... ۲۳۴
شہنشاہتوں اور بادشاہتوں نے ظلم کرنا لازم کرلیا تھا... ۲۳۵
یورپ کی ہلاکت وبربادی.................. ۲۳۹
ارتقاء اجتماعیہ کو اجتماعیہ وسطیٰ میں لانا واجب ہے ۲۳۹
انگریز ڈاکو، لٹیرے اور ظالم ہیں ۲۳۹
اسلام کی مالی سیاست ۲۴۱
از روئے حکمت خرچ کرنے کا طریقہ ۲۴۲
تحریم سود کے فوائد ۲۴۳
شیخ ابراہیم بن عبداللہ سندھی کا قصہ ان کے انگریز استاد کے ساتھ ۲۴۳
روسی تحریک اسلام کے خلاف ہے.................. ۲۴۴
انقلابی لوگ حقانیت اسلام کا اعتراف کرتے ہیں ۲۴۵
حکومت اسلامیہ کی سیاست غیر مسلم رعایہ کے ساتھ ... ۲۴۶
سبب قیام مشعوبیہ اور حنفیہ، شافعیہ کا اختلاف.......... ۲۴۸
شیخ رشید رضا مرحوم کا تعصب ۲۴۸
مسئلہ اجتماعیہ متوسطہ کے بارے میں.................. ۲۴۹
فضیلت وشرافت جبلی نہیں ہے ۲۵۰
اجتماعیۂ انسانیہ میں انسان کی قیمت ۲۵۳
قرآن نے مال مکتسبہ میں حق تصرف رکھا ہے......... ۲۵۴
قدیم معروف کو جدید کے مساوی سمجھنا جہالت ہے ... ۲۵۵
امام ولی اللہ رحمہ اللہ خاص الخاص حنفی ہیں.................. ۲۵۶
کتاب التمہید ائمۂ مجتہدین کے لئے لکھی گئی ہے ۲۵۸
ہم امام ولی اللہ اور ان کے شاگردوں کے طریق پر ہیں ۲۵۸
کفارۂ ظہار میں طعام کی مقدار متعین نہیں ہے ۲۶۱
خلیفہ راشد کے لئے تغیر سنت کسی خاص مصلحت سے جائز ہے ۲۶۶
اجتماعیات متوسطہ میں خدا نے معاملات کی اصلاح اور اس کا اجراء عدل وانصاف سے کرنا واجب کیا ہے ۲۶۸
مسلمانوں پر واجب ہے کہ کسی کا مال اس کی مرضی کے خلاف یا خدا نے فرض کیا، اس کے سوا نہ لے ۲۶۹
حکومتوں کو کون سی چیز تباہ کرتی ہے؟................ ۲۶۹
اجتماعیۂ صالحہ میں تقویم ماہ اور سنہ ضروری ہے...... ۲۷۰
امام ولی اللہ رحمہ اللہ چاند کی تفسیر مہینوں سے کرتے ہیں . ۲۷۱
اجنبی لغت کسی پر مسلط کرنا امر غیر طبعی کی تکلیف دینا ہے ۲۷۲
اجتماعیت سے دفاع واجب ہے اور ہر فرد اجتماعیت پر واجب ہے ۲۷۴
مصالح حربیہ کا اجمالی بیان.................. ۲۷۶
شرح آیات حج.................. ۲۸۰
امر مستنبط واجب شرعی ہے.................. ۳۰۲
قانون کی مثالیں ۳۰۴
مہر قیمت بضع نہیں ہے، جیسا کہ بعض فقہاء کا گمان ہے ۳۰۸
مرد اور عورت بعض امور میں جداگانہ صلاحیت رکھتے ہیں ۳۰۹
مغربی دنیا نے انسانی فطرۃ کو برباد کردیا ۳۰۹
قرآن حکیم غالب رہے گا، لیکن حکمت ولی اللہ کے مطابق ۳۱۱
جب کوئی حاکم مرجائے یا کمزور ہوجائے تو اہل حل وعقد جمع ہوکر دوسرا آدمی اپنے لیے منتخب کرلیں ۳۱۸
تمدن ناقص میں جو لوگ کام کرتے ہیں ان کے قانون کا ایک رئیس وسردار ہوتا ہے.................. ۳۲۳
کسی امت وقوم کو کب قتال وجنگ کا احساس ہوتا ہے؟ ۳۲۷
فوج کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو حالات سے باخبر رکھے ۳۳۰
باب پنجم باب خلافت ۳۳۳
کوئی امت قوی اور مضبوط نہیں ہوسکتی، جب تک اس کے پاس مرکزی جماعت نہیں ہے ۳۳۵
عدل وانصاف کا نظام ہی غالب اور کامیاب رہتا ہے ۳۴۴
آج مسلمانوں پر کیا واجب ہے؟.................. ۳۴۴

مقدمہ - القاء الرحمٰن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَہٗ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

اما بعد! ہم جناب مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے حالات، آپ کے شجرہ علمی اور انقلابی قوت، انقلابی مسلک اور تفسیر ''سورۃ الفاتحہ'' اور ''سورۃ البقرۃ'' پر روشنی ڈالنا چاہتے تھے لیکن مولانا موصوف کے شاگرد رشید (مولانا ابوسعید غلام مصطفیٰ صاحب) سندھی پروفیسر ایس ایم کالج کراچی سیکریٹری بیت الحکمت نے اس تفسیر کے آخر میں اس پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ اس لئے ہم نے اس کا ترجمہ تفسیر کے سامنے ہی ساتھ کردیا اور اس سے مستغنی ہوگئے۔

مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے ہماری ملاقات ۱۹۳۶ء میں مکہ مکرمہ میں ہوئی تھی۔ چونکہ مولانا میری کتاب ''ولی اللہ'' شاہ ولی اللہ دہلوی کے حالات میں، جو میں نے لکھی تھی، جس کو مولانا محمد سورتی صاحب نے شائع کی تھی، اس کا ایک نسخہ پہلے ہی مولانا کے پاس پہنچ چکا تھا۔ چونکہ ہم رمضان المبارک سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچے تھے اور سب سے پہلے ہمارا قافلہ ہی پہنچا تھا۔ ہم عمرہ کے ارکان ادا کرنے کے بعد نماز ظہر کے لئے مسجد حرام میں پہنچے۔ ایک آدمی پوچھتا ہوا پہنچا کہ ابوالعلاء محمد اسماعیل صاحب کون ہیں؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ کیا کام ہے؟ اس نے کہا: مولانا عبیداللہ سندھی صاحب آپ کو یاد فرمارہے ہیں۔ میں نے کہا: مولانا کہاں ہیں؟ اس نے کہا: وہ سامنے حرم میں بیٹھے ہیں۔ میں مولانا کے پاس پہنچا۔ ملاقات ہوئی۔ مولانا صاحب نے مجھ سے کہا کہ حکومت سعودیہ نے مجھ پر بہت سی پابندیاں عائد کررکھی ہیں، اس لئے جو کچھ میں کہوں محفوظ رہے۔ میں نے کہا محفوظ رہے گا۔

اس کے بعد وقتاً فوقتاً مولانا صاحب سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ افغانستان، روس، ماسکو، لینن گراڈ کے بہت سے تجربات انہوں نے پیش فرمائے۔

ان واقعات وتجربات میں سے ایک تھا کہ جو انہوں نے بڑی دلسوزی کے ساتھ پیش فرمایا کہ

ہندوستان کے زعماء اور قائدین نے روس کے اقتدار اعلیٰ کو باور کرادیا تھا اب اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل بہت تاریک ہے۔ اسلام اب مٹا ہی چاہتا ہے...... میں نے روس میں اپنا رسوخ پیدا کیا اور روس کے زعماء و قائدین سے ملا۔ رفتہ رفتہ ملاقاتیں کیں اور بالآخر روس کے باقی کمانداراور دوسرے زعماء و قائدین کو منوالیا کہ اسلام سے بہتر کسی مذہب کا مستقبل اتنا روشن نہیں، جتنا اسلام کا ہے، اور وہ اس کے قائل ہوگئے۔ اور یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ اگر اسلام ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ فرمارہے ہیں اور آپ کے پاس کوئی ایسی پارٹی ہے تو ہم اس کو اپنانے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارا پروگرام صرف اقتصادی ہے۔ آپ کا پروگرام قرآن کا پروگرام ہے، جو اقتصادی بھی ہے اور روحانی بھی۔ زندگی اور مرنے کے بعد کا پروگرام آپ کے پاس موجود ہے...... ہم اس پارٹی کا مذہب بھی قبول کرنے کے لئے تیار ہیں...... میں نے کہا کوئی ایسی پارٹی موجود نہیں۔ مولانا سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بعد فرمایا کہ روس نے اپنے پروگرام میں بہت کچھ تبدیلی پیدا کردی ہے اور میں روس کے اقتدار اعلیٰ سے مایوس نہیں ہوں۔ بالآخر روس ضرور اسلام پر آکر ٹکے گا۔ اگرچہ اس کے لئے کچھ عرصہ درکار ہے۔

چونکہ میں مولانا ابوالکلام صاحب سے اپنی کتاب ''ولی اللہ'' میں ''حجۃ اللہ البالغہ'' شاہ ولی اللہ کے ترجمہ کا وعدہ کرچکا تھا۔ مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا، آپ اپنے وعدہ کو ضرور پورا کردیں، اس کتاب کا ترجمہ کرنے والے علماء اب ناپید ہوچکے ہیں۔ اگر کچھ ہیں بھی تو وہ ہمت نہیں کرتے۔ میں نے کہا کہ مولانا میں کوشش کروں گا، لیکن کتاب بہت مشکل اور ضخیم ہے، ہمت نہیں ہوتی۔ مولانا نے فرمایا: اس کتاب کا ترجمہ آپ ضرور کردیں، مسلمانوں پر بڑا احسان ہوگا۔ مولانا ابوالکلام صاحب نے بھی فرمایا تھا کہ آپ ترجمہ ضرور کردیں۔ اگر اس ترجمہ نے کچھ بھی نہیں کیا، صرف کسی یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کی اصلاح کردی تو سمجھ لیجئے کہ آپ کی محنت ٹھکانے لگ گئی۔

ہم نے ١٩٤٢ء میں اس کتاب کا ترجمہ شروع کردیا اور ١٩٤٦ء میں ختم کردیا۔ الحمدللہ کہ میں نے ان بزرگوں کی خواہش کو پورا کردیا۔ اب مسئلہ اس کی اشاعت کا سامنے آیا تو محمد سرور صاحب پروفیسر جامعہ ملیہ قرول باغ دہلی اس کے لئے تیار ہوگئے۔ کتاب وہاں بھیج دی گئی اور انگریز اپنی ڈپلومیٹک کی چنگار رکھ کر ہندوستان چھوڑ بھاگے۔ پروفیسر محمد سرور اپنے بچوں کو لانے کے لئے لاہور گئے اور دہلی میں آتش زنی، مار دھاڑ شروع ہوگئی۔ قرول باغ میں بھی آتش زنی اور مار دھاڑ زوروں کی ہوئی۔ پروفیسر محمد سرور صاحب وہیں لاہور میں مقیم ہوگئے اور ہماری کتاب بھی اس ہڑبونگ میں لٹ گئی۔ اور بالآخر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کے ہاتھ لگی۔ میرا دہلی جانا ہوا۔ مولانا ابوالکلام صاحب کے یہاں بہت